احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 6 فروری 2003ء 4 ذوالحج 1423 ہجری- 6 تبلیغ 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 31

آقا پیدل - غلام سوار

حضرت عقبہ بن عامر جہنیؓ ایک سفر میں حضور علیہ ﷺ کے ہمراہ تھے حضور نے اتر کر انہیں فرمایا کہ اب تم سوار ہو جاؤ- انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ کیسے ممکن ہے کہ میں سوار ہوں اور آپ پیدل چلیں- مگر حضورؐ کے حکم دہرانے پر اطاعت کے خیال سے سوار ہو گئے اور حضور نے سواری کی باگ پکڑ کر اسے چلانا شروع کر دیا-

(کتاب الولاۃ کندی بحوالہ سیرالصحابہ جلد3 ص216 ادارہ اسلامیات لاہور)

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب بیان کرتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود ان ایام میں جب کہ آپ اپنے والد صاحب مرحوم کے حکم کی تعمیل میں زمینداری معاملات کی نگرانی اور پیروی میں حصہ لینے پر مجبور ہوئے تھے ایک مرتبہ ایک ناطہ کے مقدمہ میں کمیشن مقرر کئے گئے۔ میراں بخش نام ایک مغل آپ کے ساتھ تحقیقات کے لئے موقعہ پر گیا۔ حضرت مسیح موعود نے سواری کا گھوڑا اور اس کے لئے دانہ بھی لے لیا۔ اور اپنی روٹی بھی ساتھ ہی لے لی۔ بظاہر گھوڑا سواری کے لئے لیا۔ مگر اس پر سوار نہیں ہوئے پیدل ہی چلے گئے اور میراں بخش گھوڑا پکڑے ہوئے چلا راستہ میں اس کو کہہ دیا کہ تم سوار ہو جاؤ۔ چنانچہ میراں بخش نے سواری کا لطف اٹھایا اور حضرت مسیح موعود اس کے ساتھ ساتھ پیدل چلے گئے۔ جب موقعہ پر پہنچے تو فریقین نے ہر طرح آپ کی مدارات کی کوشش کی۔ اس لئے نہیں کہ آپ ان کے مقدمہ میں کمیشن تھے بلکہ اس لحاظ سے کہ آپ قادیان کے مشہور و معروف سردار اور رئیس کے بیٹے تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود نے کہا کہ میں کھانے کے واسطے روٹی ساتھ لایا ہوں اور میرے گھوڑے کے لئے دانہ بھی موجود ہے مجھے صحیح صحیح واقعات مقدمہ کے بتا دو۔ اور کچھ ضرورت نہیں۔ میراں بخش کہتا تھا کہ میں نے اس عورت کو جس کی لڑکی کے ناطہ کا مقدمہ تھا الگ جا کر کہہ دیا کہ اس نے تو کسی کے گھر کا پانی بھی نہیں پینا۔ گھوڑے کے لئے دانہ اور اپنی روٹی بھی گھر سے ساتھ لایا ہے۔ مجھ کو تم ایک روپیہ دے دو۔ وہ یہ بھی کہتا تھا کہ حضرت صاحب نے راستہ میں ہی مجھ کو منع کر دیا تھا کہ وہاں کسی سے کچھ مت لینا مگر میں نے چپکے سے ایک روپیہ لے لیا۔ یہ واقعہ بظاہر نہایت معمولی واقعہ ہو سکتا ہے مگر حضرت مسیح موعود کی دیانت اور امانت کے لئے ایک زبردست گواہ ہے۔ اور دوسروں کے آرام کو اپنے آرام پر مقدم کر لینے کی روح ان میں کام کرتی تھی ایک شخص جو بطور ملازم ساتھ ہے اپنے گھوڑے پر سوار کرا لینا اور آپ ساتھ پیدل چلنا ہر نفس کا کام نہیں عقلمندوں کے لئے اس ایک واقعہ میں بہت سی کام کی باتیں مل سکتی ہیں۔

(حیات احمد ص180)

اعلان داخلہ مدرستہ الحفظ ربوہ

مدرستہ الحفظ طلباء میں داخلہ برائے سال 2003ء کیلئے درخواست ارسال کرنے کی آخری تاریخ 10-اپریل 2003ء ہے- والدین درخواست سادہ کاغذ پر ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے نام مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ ارسال کریں-

1- نام- ولدیت- تاریخ پیدائش- ایڈریس مع ٹیلیفون

2- برتھ سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے وقت اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا ضروری ہے)

3- پرائمری پاس سرٹیفکیٹ کی فوٹو کاپی (انٹرویو کے موقع پر اصل سرٹیفکیٹ ہمراہ لانا لازمی ہے)

4- درخواست پر صدر جماعت / امیر جماعت کی تصدیق لازمی ہے-

''اہلیت''

1- امیدوار کیلئے ضروری ہے کہ داخلہ کے وقت اس کی عمر گیارہ سال سے زائد نہ ہو-

2- امیدوار پرائمری پاس ہو-

3- امیدوار نے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ مکمل پڑھا ہو-

''انٹرویو''

☆ ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 19-اپریل 2003ء بروز ہفتہ صبح 8:00 بجے بمقام مدرستہ الحفظ

☆ بیرون ربوہ کے امیدواران کا انٹرویو مورخہ 20-اپریل بروز اتوار صبح 8:00 بجے مدرستہ الحفظ میں ہوگا-

عارضی لسٹ اور تدریس

کامیاب امیدواران کی عارضی لسٹ مورخہ 22-اپریل 2003ء بروز منگل صبح 8:00 بجے مدرستہ الحفظ اور نظارت تعلیم کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کر دی جائے گی تدریس کا آغاز مورخہ 26 اپریل بروز ہفتہ سے ہوگا- انشاء اللہ تعالیٰ

نوٹ: حتمی داخلہ ایک ماہ کی تدریسی کارکردگی پر دیا جائے گا-

ایڈریس: ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ پوسٹ کوڈ نمبر 35460 فون 04524-212473

(نظارت تعلیم)

تاریخ احمدیت منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1966ء (1)

یکم جنوری بارش کی کمی کی وجہ سے ملک میں قحط کا خطرہ تھا۔ حضور نے تحریک فرمائی کہ سات راتوں میں نوافل کے دو سجدے بارش کے لئے وقف کر دیں۔

7 جنوری ربوہ میں حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز استسقاء پڑھائی۔

20 جنوری حضور نے معلمین وقف جدید کی پہلی باقاعدہ کلاس سے خطاب فرمایا۔

22 جنوری رمضان میں درس قرآن کا دور مکمل ہونے پر حضور نے آخری تین سورتوں کا درس دیا اور دعا کرائی۔

26,25 جنوری لکھنؤ بھارت میں صوبائی کانفرنس کا انعقاد

4 فروری حضور نے تحریک تعلیم القرآن کا اعلان فرمایا۔

10 تا 12 فروری آل پاکستان باسکٹ بال ٹورنامنٹ حضور کے نام نامی سے منسوب ہوا۔ یعنی ''ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ''۔

11 فروری رستم خان صاحب کو مردان میں شہید کر دیا گیا۔

15 فروری حضرت شیخ نصیر الحق صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات (بیعت 1904ء)

23 فروری حضور نے مغربی پاکستان اور مشرقی پاکستان کے مابین مضبوط روابط کی تحریک فرمائی۔

26 فروری سیکرٹری وقف بورڈ کی قادیان میں آمد۔

11 مارچ مجلس ارشاد کے قیام کا اعلان اور اس کا پہلا اجلاس بیت المبارک میں حضور کی صدارت میں ہوا۔

15 مارچ حضور نے عیسائیوں کو توریت اور انجیل سے سورۃ فاتحہ کے مقابلہ پر حقائق و معارف بیان کرنے کا چیلنج دیا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے مقرر کردہ انعامی رقم 500 روپے سے بڑھا کر 50 ہزار روپے کر دی۔

18 مارچ تحریک وقف عارضی کا اعلان۔

25 تا 27 مارچ سالانہ مجلس مشاورت۔ اس موقع پر حضور کی خاص نگرانی میں تفسیر صغیر کا دوسرا ایڈیشن بلاکس پر شائع ہوا۔

10,9 اپریل کیرالہ بھارت میں صوبائی کانفرنس کا انعقاد۔

22 اپریل حضور نے تحریک جدید کے دفتر سوم کے اجراء کا اعلان کیا۔ حضور نے فرمایا کہ یہ دفتر یکم نومبر 65ء سے جاری شدہ سمجھا جائے گا تا کہ حضرت مصلح موعود کے دور کی طرف منسوب ہو۔

25 اپریل وزیر خارجہ بھارت سردار سورن سنگھ کی قادیان آمد۔

30 اپریل حضور نے مستورات میں درس القرآن کا سلسلہ شروع کیا جو ہر ہفتہ کے دن ہوتا تھا یہ درس وقفہ وقفہ سے جاری رہا۔

6 مئی ڈنمارک میں جماعت احمدیہ کی پہلی ''بیت نصرت جہاں'' کا سنگ بنیاد کوپن ہیگن میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے رکھا۔ خدا کا یہ گھر صرف احمدی مستورات کے چندہ سے تعمیر ہوا۔

جرمنی میں سیلاب اور جماعت کا مثالی وقار عمل

ماہ اگست 2002ء میں جرمنی کے مشرقی صوبوں میں تباہ کن سیلاب آیا جس سے ہزاروں لوگ متاثر ہوئے۔ اس آسمانی آفت کے وقت جماعت احمدیہ نے اپنی قدیمی روایات کے مطابق اپنے محدود وسائل کے باوجود خدمت انسانیت کا نیا ریکارڈ قائم کیا جسے نہ صرف اپنوں نے بلکہ غیروں نے بھی محسوس کیا اور اس کا برملا اعتراف کیا۔ چنانچہ جرمنی کے مشہور اور کثیر الاشاعت ہفت روزہ رسالہ شپیگل (Spiegel) میں جرمنی میں آنے والے حالیہ سیلاب کی تباہ کاریوں میں مجلس خدام الاحمدیہ اور جماعتی رفاہی ادارہ ''ہیومینیٹی فرسٹ'' کی مشترکہ خدمات کی رپورٹ شائع کی گئی۔ اس رپورٹ کا اردو ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے سپرد اشاعت کیا جا رہا ہے۔

''جب مشرقی جرمنی میں سیلاب کا پانی لوگوں کے گلے تک آ چکا تھا تو جرمنی میں دنیا کے غریب ترین ممالک کے مہاجرین کی طرف سے بھی امدادی وفود پہنچ کر حیرت انگیز خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ یہاں تک کہ سیلاب سے سب سے زیادہ متاثر ہونے والے ایک قصبے Prettin میں ایک پاکستانی وفد نے فرشتہ بن کر لوگوں کی مدد کی۔ جس میں اس وفد کے نوجوان کارکنوں کا مکانوں کے تہ خانوں میں بھرے پانی کو پمپوں کے ذریعے باہر نکالنا' بھوک سے بیتاب ہزار ہا لوگوں کو پلیٹیں بھر بھر کر کھانا کھلانا اور تقریباً دو لاکھ یورو (تقریباً ایک کروڑ بیس لاکھ روپے) کی مالیت کے کپڑے تقسیم کرنا شامل ہے۔ ان مشرق سے آئے ہوئے سیاہ بالوں والے نگران تھک جذبہ خدمت سے سرشار نوجوانوں کو دیکھ کر پہلے پہل تو اس قصبہ کے لوگ بہت حیران ہوئے۔ وہ یہ سمجھ ہی نہ پا رہے تھے کہ کیا ایسے طوعی خدمت بجا لانے والے لوگوں پر اعتماد کیا جا سکتا ہے؟ مگر جلد ہی انہوں نے دیکھا کہ یہی فرشتہ سیرت خدمتگار اپنے لیڈر (راشد نواز) کی سرکردگی میں ہاتھوں میں کام کرنے والے موٹے موٹے دستانے پہنے اور پاؤں میں لمبے لمبے ربڑ کے بوٹوں میں ملبوس ایک کے بعد دوسرے مکان میں پہنچتے اور پانی میں غرقاب تہ خانوں کو خالی کرنے میں پوری تندہی سے مصروف عمل ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ قصبے کے ایک مکین نے ہمیں بتایا کہ کس طرح یہ جرمن / پاکستانی ہیومینیٹی فرسٹ سے تعلق رکھنے والے افراد حیران کن خدمات بجا لانے والے 84 طوعی خدمتگار جلد ہی اپنے اس کام سے وقتی طور پر فارغ ہو کر ایک پرسکون جگہ تلاش کر کے' وہاں نماز میں مصروف ہو گئے۔ یقین نہیں آ رہا تھا کہ کس طرح پاکستان سے آئے ہوئے یہ لوگ جن میں سے اکثر جرمن قومیت بھی اختیار کر چکے ہیں' بغیر کسی تحریک کے محض اپنے اندرونی جذبے کے تحت مشرقی جرمنی کے اس سیلاب زدہ علاقے میں پہنچے تا کہ ہر قسم کی ضروریات زندگی سے محروم ان جرمنوں کی مدد کریں۔

راشد نواز نے ہمیں بتایا کہ ہمارے نزدیک یہ کار خیر بجا لانا ہماری زندگی کا روزمرہ کا معمول ہے۔ تیس سالہ یہ نوجوان طالب علم جو Freiburg یونیورسٹی میں پی ایچ ڈی کر رہا ہے' اس نے ہمیں یہ کہہ کر اور بھی حیران کر دیا کہ ''ہمیں جو جرمنی نے نہ صرف پناہ دی ہے بلکہ اور بھی بہت کچھ دیا ہے تو کیا ہم جرمن قوم کے اس احسان کے بدلہ ان کا یہ تھوڑا سا شکریہ بھی ادا نہ کریں؟ ہم تو جرمنی کو اپنا 'دوسرا وطن' سمجھتے ہیں'' اس نے مزید بتایا کہ آج سے سات سال قبل وہ اپنا ملک پاکستان اس لئے چھوڑنے پر مجبور ہوا کہ وہاں مذہب کے نام پر بھڑکائے جانے والے فسادات روزمرہ کا معمول بن چکے ہیں۔ راشد نواز جو خود بھی احمدیہ جماعت جو دنیا بھر میں (دین) کی سچی نمائندگی کرنے والی واحد جماعت ہے' کارکن ہے' نے مزید بتایا کہ ہمیں تعلیم دی گئی ہے کہ ہم محض انسانیت کے نام پر مخلوق خدا کی خدمت کریں۔ اسی تعلیم کے نتیجہ میں ہی آپ کی خدمت کے لئے آئے ہیں۔ اپنے ملک پاکستان میں وہاں کی حکومت متعصب (-) ایک ایسی سیاست پر عمل پیرا ہے جس نے ہماری جماعت سے تعلق رکھنے والے بہت سے لوگوں کو ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ہماری یہ جماعت دنیا کے 120(170) سے زائد ممالک میں پھیل چکی ہے۔ ہمارے روحانی سربراہ حضرت مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح کو بھی 1984ء میں ملک چھوڑ کر برطانیہ آنا پڑا۔

جرمنی کے اندر بھی احمدیہ (-) جماعت کے اراکین کی ایک بہت بڑی تعداد موجود ہے۔ اسی جماعت نے 1997ء میں Humanity First کے نام سے ایک رفاہی ادارہ قائم کیا۔ اس وقت تقریباً اس کے ایک ہزار مستقل اراکین بن چکے ہیں۔ ان میں اکثر وہی ہیں جو پاکستان سے آئے ہوئے ہیں اور جرمن قومیت لے چکے ہیں۔ اس موقعہ پر اس رفاہی ادارہ کے ڈائریکٹر منصور احمد نے ہمیں بتایا کہ ہمارے اس ادارہ میں ہر آدمی شامل ہو سکتا ہے اور ہم ہر ایک کی بلا امتیاز مذہب و ملت مدد کرتے ہیں۔ اس اعتبار سے اس ادارہ کی مختصر تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ہمارے کئی آدمی کئی ہفتوں سے یہاں کام پر لگے ہوئے ہیں۔ ایک طرف وہ ریت کی بوریاں اٹھا اٹھا کر خطرناک مقامات پر پانی روکنے کے لئے بند باندھنے میں مدد دے رہے ہیں تو دوسری جانب کھانا پکا پکا کر متاثرہ مکینوں میں تقسیم کر رہے ہیں۔ راشد نواز نے بتایا کہ ابتداء میں ہم نے پاکستانی طرز کا کھانا تیار کیا مگر جلد ہی

باقی صفحہ 7 پر

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

کولمبس سے پہلے امریکہ میں مسلمان

سپین اور مراکش سے مسلمانوں نے براعظم امریکہ کا رخ کیا

محمد زکریا ورک صاحب

قسط اوّل

شمالی امریکہ میں انسان آج سے دس ہزار سال قبل ایشیا سے نارتھ پول کے قریب بیرنگ سٹریٹ Bering Strait کے راستے پیدل سفر کرتے ہوئے امریکہ میں آیا تھا یہاں کے رہنے والے اصلی باشندوں کو آج سے پانچ سو سال قبل بہاماز آئی لینڈ کے قریب Samana Cay کے مقام پر کولمبس نے ان کو دیکھا کر انڈین کا لقب دیا تھا اس لئے آج تک ان باشندوں کو ریڈ انڈین، یا امریکن انڈین کہہ کر پکارا جاتا ہے اگرچہ یہ اصل باشندے خود کو Aboriginal یا پھر Natives کے نام سے پکارا جانا پسند کرتے ہیں۔

تاریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ شمالی امریکہ کو کرسٹوفر کولمبس نے 1492ء میں دریافت کیا تھا اور اس دریافت کا مکمل سہرا اس کے سر باندھا جاتا ہے مگر مندرجہ ذیل حقائق وشواہد ہمیں یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور کرتے ہیں کہ مسلمان درحقیقت کولمبس کے صدیوں پہلے امریکہ آ چکے تھے۔

☆ اسلامی سپین کی تاریخ سے ہمیں پتہ چلتا ہے کہ دسویں صدی کے نصف میں اموی خلیفہ عبدالرحمٰن ثالث (929 تا 961) کے عہد حکومت میں افریقہ کے مسلمان سپین کی پورٹ ڈیلبا Delba(Palos) سے بحری سفر کرتے بحر ظلمات یعنی Ocean of Darkness میں پہنچ گئے تھے ایک لمبے عرصہ کی غیر حاضری کے بعد یہ مسافر بہت سارے مال غنیمت کے ساتھ اس اجنبی اور غیر مانوس علاقہ سے واپس لوٹے تھے۔

☆ کرسٹوفر کولمبس جب امریکہ کی طرف روانہ ہوا تو اس کے تین جہازوں کے بحری بیڑہ میں مسلمان ایکسپلورر Explorer بھی اس کے ہم رکاب تھے بلکہ اس کے بعد بھی جو سپینش ایکسپلورر نئی دنیا میں قدم رنجہ ہوئے ان میں مسلمان شامل تھے۔

☆ سپین میں آخری مسلمان ریاست غرناطہ کو عیسائی بادشاہ فرڈی نینڈ نے 1492ء میں زیر نگین کیا اس کے بعد Spanish Inquisition کا اذیت ناک سلسلہ شروع ہوا۔ نہایت بھیانک سزاؤں سے بچنے کیلئے بہت سارے غیر عیسائی افراد نے یا تو کیتھولک مذہب قبول کرلیا یا بہت سے سپین سے ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے 1539ء میں کنگ چارلس پنجم (بادشاہ سپین) نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس میں مسلمانوں کی اولاد در اولاد جن میں سے کئی ایک کو سر عام زندہ جلایا گیا تھا ان کو سختی سے منع کیا گیا کہ وہ ویسٹ انڈیز ہجرت کر کے نہ جائیں اس حکم نامے کی دوبارہ توثیق 1543ء میں کی گئی تھی اس کے بعد ایک اور شاہی فرمان جاری ہوا جس کے مطابق مسلمانوں کو تمام سپینش نو آبادیات سے اخراج کا حکم دیا گیا تھا۔

کولمبس کے زمانے میں عربی زبان نہ صرف بین الاقوامی بلکہ یہ ادبی اور سائنسی زبان بھی تھی وہ خود عربی کو تمام زبانوں کی ماں تسلیم کرتا تھا یہی وجہ ہے کہ امریکہ کی طرف سفر شروع کرتے وقت اس نے ایک عربی زبان بولنے والا مترجم بھی اپنے ہمراہ سفر میں رکھا تھا جس کا نام Luis De Torres تھا کولمبس کا خیال تھا کہ جب وہ انڈیا، چین اور جاپان پہنچے گا تو وہاں کا بادشاہ دی گریٹ خان عربی بولنے والا ہوگا۔ De Torres ہی وہ شخص تھا جس کو کولمبس نے 2 نومبر 1492ء کو بہاماز آئی لینڈز پہنچ کر ایک اور شخص کے ہمراہ اپنا سفیر بنا کر بھیجا تھا تا وہ مقامی باشندوں سے بات چیت کر سکیں۔

تاریخی شواہد

مشہور زمانہ مسلمان عالم، تاریخ نویس اور جغرافیہ دان ابوالحسن علی ابن الحسین المسعودی (871-957) نے اپنی کتاب مروج الذہب ومعادن الجواہر میں اس امر کا ذکر کیا ہے کہ سپین کے مسلمان خلیفہ عبداللہ ابن محمد (888-912) کے دور خلافت میں ایک مسلمان ابن سعید القرطبی نے 889ء میں ڈیلبا Delba کی پورٹ میں سفر شروع کیا وہ بحر اوقیانوس کو اپنے بحری جہاز میں پار کر کے ارض مجہولہ یعنی نامعلوم علاقہ میں پہنچ گیا اور واپسی پر اپنے ساتھ ہر نوع واقسام کے خزانے ساتھ لایا۔

المسعودی نے جو دنیا کا نقشہ تیار کیا تھا اس میں بہت بڑا حصہ تاریک سمندر اور دھندکا ہے یعنی بحر اوقیانوس، اس نے اس علاقہ کو نامعلوم علاقہ کے نام سے موسوم کیا تھا۔

ایک اور مسلمان تاریخ دان ابوبکر ابن عمر الکوتیہ نے اپنی کتاب میں بیان کیا ہے کہ سپین کے مسلمان خلیفہ ہشام ثانی (976-1009) کے عہد حکومت میں ایک اور مسلمان نیوی گیٹر ابن فرخ آف غرناطہ نے کادیش کی بندرگاہ سے فروری 999ء میں اٹلانٹک کا سفر شروع کیا اس کے بحری جہازوں نے گریٹ کناری آئی لینڈ کے مقام گینڈو Gando کی بندرگاہ پر بیڑا ڈالا جہاں اس کی ملاقات King Guanariga سے ہوئی اس نے اپنا سفر جاری رکھا اور مزید دو جزیروں پر پڑاؤ ڈالا جن کا نام Capraria اور Pluitana تھا اس طویل سفر کے بعد وہ مئی 999ء میں سپین واپس لوٹا۔

کرسٹوفر کولمبس نے نئی دنیا کی طرف اپنا سفر سپین کی بندرگاہ Palos سے شروع کیا تھا اور وہ گومیرا یعنی کناری آئی لینڈ کی طرف عازم سفر تھا۔ یاد رہے کہ گومیرا عربی کا لفظ ہے جس کے معنی small firebrand کے ہیں اس جزیرہ پر اس کا عشق یہاں کی حسین ملکہ Donna Beatriz Bobadilla سے چل پڑا جو یہاں کے سب سے پہلے کمانڈر کی بیٹی تھی Bobadilla کا لفظ ابوعبداللہ کی بگڑی ہوئی شکل ہے یہ نام اس زمانہ میں سپین میں عرف عام تھا کولمبس کو یہ نام اس لئے بھی یاد تھا کیونکہ فرانسسکو بوباڈلا جو سانتو ڈومنگو میں رائل کمشنر تھا اس نے کولمبس کو گرفتار کر کے نومبر 1500ء میں زنجیروں میں واپس سپین بھیجا تھا ابوعبداللہ کی فیملی سپین کی ریاست Seville کے حکمران خاندان عبادید (1031-1091) کے رشتہ دار تھے۔

کولمبس کے نئی دنیا کی طرف سفر کے وقت اس کے پاس تین بحری جہاز تھے ان میں سے دو جہازوں کے کیپٹن مسلمان تھے جب اس نے پہلا سفر شروع کیا تو Panta جہاز کا کیپٹن Martin Pinzon اور Nina جہاز کا کیپٹن Vincent Pinzon دونوں کا تعلق مسلمانوں کے امیر گھرانوں سے تھا جنہوں نے کولمبس کے تاریخی سفر کو آرگنائز کیا بلکہ اس سفر کے فلیگ شپ Santa Maria کی مرمت بھی دوران سفر انہوں نے کی تھی Pinzon خاندان کا تعلق مراکش کے سلطان ابوزیان محمد الثالث (1362-1366) سے تھا جو میری نید سلطنت Marinid dynasty-1196 سے تھا۔

کرسٹوفر کولمبس نے سپین سے جب نئی دنیا کی طرف سفر شروع کیا تو اس کا سب سے پہلا پڑاؤ 12 اکتوبر 1492ء کو بہاماز کے ایک چھوٹے سے جزیرہ گوانا ہانی Guanahani میں ہوا تھا یہاں کے مقامی باشندوں نے اس جزیرہ کو یہ نام دیا تھا مگر کولمبس نے اس کا نام سان سلوے ڈور میں تبدیل کر دیا Guana کا عربی روٹ اخوانا ہے۔ جس کے معنی بھائی کے ہیں اور Hani عرب نام ہے تو جزیرہ کے معنی ہوئے ہانی برادرز۔

(The Log of Christopher Columbus by R.H. Fuson 1981, USA. pages 76&77)

جنوبی امریکہ کے ملک ہونڈراز Honduras کے آس پاس Pointe Cavinas کے علاقہ میں مقامی مسلمان باشندوں کا ایک قبیلہ آباد تھا جس کا نام الامامی تھا ریڈ انڈین زبان مینڈنکا اور عربی زبان میں الامامی کے معنی امام کے ہیں جو نماز میں امام ہوتا ہے بعض صورتوں میں کمیونٹی کے چیف کو بھی امام کہتے ہیں کولمبس نے اپنی لاگ بک میں لکھا ہے کہ اس ملک میں اس نے سیاہ فام لوگ دیکھے جو الامامی مسلم قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے۔

پھر 17 اکتوبر 1492ء میں کولمبس نے اپنی لاگ بک میں لکھا (وہ جزیرہ جس کو کولمبس نے فرڈی ننڈا کا نام دیا تھا) اس پر لوگوں کے گھر سپین کے مسلمانوں جیسے تھے اونچے جن میں لمبی چمنیاں تھیں مجھے یہ بھی معلوم ہوا کہ شادی شدہ عورتیں یا ایسی عورتیں جو 18 سال سے اوپر کی تھیں وہ کپاس کے بنے برقعوں سے اپنا سر منہ ڈھانکتی تھیں۔

(Log of Columbus, page 86, USA 1987)

لاگ بک میں یہ ریکارڈ کرنے کے بارہ روز بعد 29 اکتوبر 1492ء کو اس نے لکھا The mountains are beautiful like the Pena do los, near Granada. One of them has another little mount at the summit like a beautiful little mospue. (Log of Columbus, Page.970)

یہ بات اس نے اپنی لاگ بک میں اس وقت لکھی جب اس کا جہاز کیوبا کے نارتھ ایسٹ کوسٹ کے شہر Gibara کے پاس سے گزر رہا تھا تو اس نے دور پہاڑ پر مسجد جیسی عمارت دیکھی چنانچہ مساجد کے آثار قدیمہ نیز پتھروں پر عربی رسم الخط میں تحریریں کیوبا، میکسیکو، ٹیکساس، اور نیواڈا ریاست میں دریافت ہوئی ہیں۔

کولمبس کے دوسرے تاریخی سفر کے دوران Haiti کے باشندوں نے اسے بتلایا کہ سیاہ فام لوگ اس جزیرہ پر اس سے پہلے آ چکے تھے ثبوت کے طور پر انہوں نے وہ Spears پیش کئے جو یہ افریقن مسلمان اپنے پیچھے چھوڑ گئے تھے ان ہتھیاروں کے کونے پر ایک پیلے رنگ کی دھات لگی ہوئی تھی جس کو انڈین باشندے Guanine کہتے تھے یہ لفظ ویسٹ افریقہ کا ہے جس کا مطلب سونے سے بنی دھات ہے اس سے ملتا جلتا عربی زبان میں غناء ہے جس کے معنی دولت کے ہیں۔

کولمبس Guanine کو واپسی پر اپنے ساتھ لایا اور ان کو ہتھیار بنانے والے کاریگروں کو ٹیسٹ کروایا تو پتہ چلا کہ اس دھات کے اندر 18 حصہ (56 فیصد) سونا تھا اور چھ حصہ (18 فی صد) چاندی اور آٹھ حصہ (25 فی صد) تانبا تھا اس تناسب سے صرف افریقہ کے ملک گنی Guinea میں ہتھیار بنایا جاتا تھا تو ثابت ہوا کہ افریقہ سے مسلمان جنوبی امریکہ آ چکے تھے۔

31 جولائی 1502ء کو کولمبس نے جیکا کے جزیرہ کے پاس ایک جہاز دیکھا جو چالیس فٹ لمبا اور اس کا قطر آٹھ فٹ تھا جہاز کے عین درمیان خیمہ تھا ایسے جہاز اس نے بحیرہ مردار کے سمندر میں دیکھے ہوئے تھے جہاز پر چالیس کے قریب مرد اور زن تھے مگر یہ لوگ جیکا کے باشندوں سے مختلف تھے انہوں نے آدھے بازو کی قمیصیں پہنی ہوئی تھیں جن کا کپڑا بھڑکیلے رنگوں کا تھا ایسی قمیصیں اس نے غرناطہ شہر میں دیکھی ہوئی تھیں جہاز پر موجود عورتوں نے اپنے چہرے مسلمان عورتوں کی طرح چھپائے ہوئے تھے کولمبس نے ان کو Mayan Indians کہا تھا مگر درحقیقت وہ مسلمان تھے۔

امریکی پروفیسر کی رائے

ہارورڈ یونیورسٹی کے شہرہ آفاق تاریخ دان اور زبان دان لیو وائی مر Leo Weimer جس نے اپنی کتاب 1920ء میں شائع کی یعنی افریقہ اینڈ دی ڈسکوری آف امریکہ اس نے اس رائے کا اظہار کیا ہے کہ کولمبس نئی دنیا میں مینڈنکا قبیلے کی موجودگی سے آگاہ تھا اس کو یہ بھی معلوم تھا کہ ویسٹ افریقہ کے مسلمان کیری بین کے مختلف جزائر کے علاوہ نارتھ امریکہ، ساؤتھ امریکہ، حتیٰ کہ کینیڈا میں بھی آباد تھے ان علاقوں میں وہ قابض یا فاتح بن کر نہ آئے تھے بلکہ تاجر بن کر آئے تھے اور بعض ایک نو واردین نے Iroquois & Algonquin انڈین قبائل کی عورتوں سے شادیاں بھی کی تھیں۔

جغرافیائی شہادت

سسلی کے عظیم تاریخ دان اور کارٹوگرافر الادریسی 1099-1166 نے اپنی تصنیف لطیف نزہت المشتاق فی اختراق الآفاق میں بیان کیا ہے کہ نارتھ افریقہ سے ملاحوں کا ایک گروپ تاریکی اور دھند کے سمندر (اٹلانٹک اوشین) لزبن (پرتگال) سے روانہ ہوا تا وہ معلوم کرسکیں کہ اس کے اس پار کیا ہے؟ اور اس کی حدود کیا ہیں؟ تین دن کے سفر کے بعد وہ ایک جزیرہ پر پہنچے جہاں انہوں نے لوگ دیکھے چوتھے روز وہاں ایک مترجم نے ان سے عربی زبان میں گفتگو کی۔

مسلمان لمبے سفروں پر جایا کرتے تھے اس بات کا ثبوت تاریخ کی کتابوں میں ملتا ہے مثلاً شیخ زین الدین السدورانی جس نے اپنا سفر طارفے (مراکش) سے خلیفہ ابو یعقوب یوسف (1286-1307) کے دورِ حکومت میں گرین لینڈ کے لئے 1291ء میں شروع کیا، اس سفر کا ذکر اسلامی تاریخ کی کتابوں میں بڑی تفصیل سے پیش کیا گیا ہے، پھر ایک اور مسلمان تاریخ دان شہاب الدین العمری (1300-1384) نے اپنی کتاب مسالک الابصار فی ممالک الامسار میں تاریکی اور دھند کے اندر کے سمندر میں اپنے سفر کا ذکر کیا ہے، ایک برطانوی مصنف O'Leary نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ 1312ء میں عرب افریقن مسلمان جہاز رانوں نے دنیا کے بہت لمبے سفر کئے ان کے پاس اتنی Navigational expertise تھی کہ وہ امریکہ تک سفر بڑی آسانی سے کرسکتے تھے۔

کولمبس کے بعد سپینش اور پرتگالی ایکسپلوررز نے آسانی جو اٹلانٹک اوشین کو پار کیا تھا جس کا فاصلہ چوبیس ہزار کلومیٹر تھا اس کی وجہ سے وہ جیوگرافیکل اور نیوی گیشنل معلومات تھیں نیز وہ نقشے تھے جو مسلمان تاریخ نویسوں نے تیار کئے تھے۔

(کتاب ساگا امریکہ Saga America)

کولمبس اپنے تیسرے سفر میں ٹرینی ڈاڈ کے ملک میں آن وارد ہوا یہاں ساؤتھ کی طرف سے آگے جانے پر اس نے ساؤتھ امریکن براعظم کو دیکھا جہاں اس کے جہاز کے عملہ نے خشکی پر اترنے اور لوگوں سے ملاقات کے دوران رنگ دار رومال دیکھے، جو کپاس کے بنے ہوئے تھے کولمبس نے یہ بات خاص طور پر نوٹ کی کہ یہ رومال گنی (ویسٹ افریقہ) کے لوگ بھی استعمال کرتے تھے اور ان سے اپنے سر ڈھانکتے تھے اس نے اس کپڑے کو almayzars کا نام دیا جو کہ عربی لفظ ہے جس کے معنی ڈھانکنے یا ایپرن کے ہیں سپین کے مسلمان یہ رومال گنی، ویسٹ افریقہ مراکش پرتگال سے درآمد کیا کرتے تھے۔

کولمبس نے اپنے سفر کے دوران یہ بھی دیکھا کہ شادی شدہ عورتیں کاٹن پینٹیز پہنتی تھیں اس نے حیرت کا اظہار کیا کہ انہوں نے شرم وحیا کن سے سیکھی؟ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے یہ شرم وحیا مسلمانوں سے سیکھی تھی۔

1980ء میں ایک کتاب Saga America کے عنوان سے ہارورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر ڈاکٹر بیری فیل Dr. Barry Fell نے شائع کی اس کتاب کے 425 صفحات ہیں اور اس میں جگہ جگہ تصاویر، ڈایا گرام، اور پتھروں پر کندہ تحریروں کی تصاویر، عرب بحری جہازوں کی تصاویر دی گئی ہیں مثلاً ایک جگہ پر کوئی عربی میں تحریر شدہ لفظ حمید جیسا کہ یہ لفظ 650 سن میں لکھا جاتا تھا یہی لفظ Valley of Fire, Nevada کے مقام پر ایک پہاڑ پر دیکھنے میں آیا ہے جسے انگلش میں Petroglyhs کہا جاتا ہے پتھروں پر ایسی تحریریں امریکہ کی ہر ریاست میں پائی گئی ہیں۔ ایک صفحہ پر عربی حروف تہجی جس صورت میں یہ موجودہ زمانے میں لکھے جاتے ہیں وہ دئے گئے ہیں اس کے نیچے Cree & Ojibway ریڈ انڈین قبائل کے حروف تہجی دئے گئے ہیں ان دونوں میں مشابہت حیران کن ہے۔

مشتاق احمد تنہا صاحب

مکرمہ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ کا ذکر خیر

مکرمہ سیدہ سعیدہ بیگم بنت مکرم سید علی اصغر شاہ صاحب مرحوم دیہاتی مربی ساکن چک نمبر 116 جنوبی سرگودھا کے ہاں 1923ء میں پیدا ہوئیں ابتدائی تعلیم خاندانی رواج کے مطابق گھر میں ہی حاصل کی اور یہیں سے اردو وغیرہ لکھنا پڑھنا سیکھا قرآن کریم بھی اپنے والد مرحوم سے ہی پڑھا۔ آپ کی شادی 8 نومبر 1940ء کو مکرم سید غلام احمد نثار صاحب جو کہ مکرم سید نذیر حسین شاہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے اکلوتے بیٹے تھے سے ہوئی۔ پہلے ہی دینی ماحول کی پروردہ تھیں سونے پر سہاگہ کہ مکرم سید نذیر حسین شاہ صاحب کی بہو ہونے کی سعادت پائی اس طرح آپ کی تربیت ایسے دینی ماحول میں ہوئی جہاں پر ہر وقت دینی اقدار کا چرچا رہتا تھا۔

قرآن کریم سے آپا سعیدہ بیگم صاحبہ کو شروع سے ہی محبت تھی۔ آپ شروع سے ہی نماز روزہ اور دینی شعار کی سختی سے پابند تھیں۔ شادی کے جلد بعد آپ کو خدا تعالیٰ نے اولاد دی جو فوت ہو جاتی رہی لیکن آپ نے نہایت صبر وتحمل اور توکل علی اللہ کا اعلیٰ نمونہ قائم کیا آپ کے خاوند مکرم سید غلام احمد نثار صاحب اپنے والد کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے امام الصلوۃ بنے۔ تو آپا سعیدہ نے گاؤں کے بچے اور بچیوں کی تربیت کا کام اپنے ذمہ لے لیا آپ روزانہ باقاعدگی سے نماز فجر کے بعد بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم سکھانے کا کام کرتی رہیں اور اسی طرح نماز عصر کے بعد بچوں اور بچیوں کے درس و تدریس میں مصروف عمل رہتیں۔ گاؤں کی تمام عورتیں بلاتمیز مذہب وملت آپ کا بہت احترام کرتی تھیں اور آپ بھی سب سے بہت اخلاق سے پیش آتی تھیں آپ کے عزت واحترام کی وجہ سے جلد ہی آپ اپنے گاؤں اور گردونواح کی لجنات میں آپا سعیدہ کے نام سے مشہور ہو گئیں۔ ایک لمبا عرصہ آپ کو صدر لجنہ گھٹیالیاں کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بعد میں جب گھٹیالیاں کی دو جماعتیں بنیں تو گھٹیالیاں خورد کی صدر لجنہ کے طور پر بیش بہا خدمات انجام دیں۔ کچھ عرصہ آپ حلقہ داتا زیدکا کی نگران لجنہ بھی رہیں۔ (ناروال ضلع بننے سے قبل اس حلقہ میں کافی تعداد میں جماعتیں تھیں) آپ اپنی گھریلو مصروفیات کے باوجود گاؤں گاؤں اور گھر گھر جا کر لجنہ کی تربیت کا اہتمام کرتیں اور اجلاسات کرواتیں۔ آخری عمر میں باوجود کمزوری اور پیرانہ سالی کے آپ جماعتی کاموں میں ہمیشہ پیش پیش رہتیں اور کبھی بھی جماعتی کام اپنے ذاتی کام کی وجہ سے ادھورا نہ چھوڑا ہمیشہ جماعتی کام کو ترجیح دیتیں۔

گھر میں اکثر وقت درس وتدریس میں گزرتا

احمدیت سے اور خلفائے احمدیت سے بے پناہ عشق آپ کو ورثہ میں ملا اور خاوند کی رفاقت نے اسے چار چاند لگا دیئے۔ دونوں میاں بیوی گویا جماعتی کاموں میں وقف تھے۔ خاکسار آپ کا بہت احترام کرتا تھا اور آپ بھی ہم سے نہایت شفقت سے پیش آتی تھیں۔ میری والدہ گو آپ سے عمر میں کافی بڑی تھیں مگر آپا جان کے ساتھ عقیدت کی وجہ سے آپ کو تھکا دیکھ کر دبانے لگتیں تو آپا جان منع کر دیتیں کہ نہیں میری والدہ کہتی اور اصرار کرتی کہ آپ جماعتی کام کر کے آئی ہیں۔ میں آپ کو دبا دیتی ہوں مگر نہایت عاجزی اور انکساری سے منع کر دیتیں کہ جماعتی کام تو میں نے خدا کی خاطر کیا ہے۔ آپ نے ایک دفعہ مجھ کو بتایا کہ میں نے جب سے ہوش سنبھالا ہے۔ نماز چھوڑنا تو کجا رہا میں نے کبھی تہجد کی نماز نہیں چھوڑی۔ سوائے اس کے کہ بیماری کے دوران بے ہوشی ہو گئی ہو۔

آخری چند سالوں میں آپ اکثر بیمار رہتی تھیں اس دوران خاکسار کبھی کبھی مزاج پرسی کے لئے حاضر ہوتا تو ان کی خدمت کرنے کی سعادت پاتا اور ڈھیروں دعائیں لیتا۔ چند سال سے ربوہ میں اپنے بیٹے مکرم سید طاہر محمود صاحب ماجد مربی سلسلہ کے پاس مقیم تھیں کبھی کبھار اپنے دیگر بچے اور بچیوں کے پاس ملنے چلی جاتیں گاؤں میں آپ کی خدمت کا شرف آپ کی چھوٹی بیٹی سیدہ راشدہ تنویر صاحبہ اہلیہ سید داؤد احمد صاحب انسپکٹر مال کو ملتا رہا۔ آخری ایام بیماری میں اپنی بیٹی سیدہ ساجدہ خالد صاحبہ کے پاس گلشن جامی کراچی میں مقیم تھیں کہ بیماری کا حملہ ہوا۔ فوری طور پر پی این ایس شفاء کراچی میں داخل کروادیا مگر مورخہ 11 اگست 2000ء کو اپنے مولائے حقیقی کے پاس چلی گئیں۔ آپ خدا کے فضل سے موصیہ تھیں۔ مورخہ 13 اگست کو بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔

آپ نے اپنے پیچھے خاوند اور دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ تمام اولاد خدا کے فضل سے سلسلہ سے وفا کرنے والی اور خدمت گار ہے۔ آپ کے دوسرے بیٹے سید عبدالمالک ظفر صاحب فضل عمر ہسپتال میں بطور میل نرس خدمت بجالا رہے ہیں اور ایک بیٹی سیدہ عابدہ تسیم صدر لجنہ دارالبرکات ربوہ کے طور پر خدمت بجالا رہی ہیں۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری آپا جان کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی نیکیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے اور اللہ تعالیٰ گاؤں کو نعم البدل عطا کرے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ سویڈن کا گیارھواں جلسہ سالانہ

رپورٹ: آغا یحییٰ خان صاحب مربی سلسلہ سویڈن

امسال جماعت احمدیہ سویڈن کو مورخہ 31ر اگست اور یکم ستمبر کو دو روزہ جلسہ سالانہ کے انعقاد کی توفیق ملی۔ مکرم عبداللطیف انور صاحب نیشنل امیر جماعت احمدیہ سویڈن نے مکرم مامون الرشید صاحب کو افسر جلسہ سالانہ اور خاکسار آغا یحییٰ خان کو افسر جلسہ گاہ مقرر فرمایا۔

جلسہ سالانہ سے دو ہفتے قبل معززین شہر کو خصوصی دعوت نامے مکرم امیر صاحب کی طرف سے بھیجے گئے جن میں ملک کی سیاسی شخصیات، پروفیسرز، ڈاکٹرز اور دوسرے شعبوں سے تعلق رکھنے والے بااثر لوگ شامل ہیں۔ اس کے علاوہ پریس سے رابطہ کیا گیا ان کو جماعت کا تعارف بھجوایا گیا اور شمولیت کی دعوت دی گئی۔

جماعت احمدیہ سویڈن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی بیت ناصر کی تعمیر نو کی توفیق دی ہے، اس لئے اس کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے یہی فیصلہ کیا گیا کہ جلسہ بیت الذکر میں ہی منعقد کیا جائے جس کے لئے مردانہ جلسہ گاہ نچلی منزل پر اور زنانہ جلسہ گاہ اوپر والی منزل پر مقرر ہوا۔ متعدد وقار عمل کر کے اندرونی اور بیرونی حصوں کی اچھی طرح صفائی کی گئی مختلف بینرز لگائے گئے۔ سمعی بصری کی ٹیم نے مل کر یہ انتظام کیا تھا کہ مردانہ جلسہ گاہ کی ساری کارروائی زنانہ جلسہ گاہ میں بھی TV کے ذریعہ براہ راست دیکھی جاسکے۔

جلسہ میں تشریف لانے والے مہمانوں کے لئے مقامی احباب جماعت کے گھروں میں انتظام کیا گیا اور کچھ احباب کی رہائش کا انتظام مشن ہاؤس میں کیا گیا۔ جلسہ کے انعقاد سے دو دن قبل ہمسایہ ممالک سے مہمانوں کی آمد شروع ہوگئی۔ ہمارے اس جلسہ میں اللہ کے فضل سے ڈنمارک، ناروے، انگلستان، فرانس اور کینیڈا سے احباب جماعت نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ہمارے اس جلسہ کے مہمان خصوصی مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت تھے اور لندن سے مکرم اخلاق احمد انجم صاحب کو مدعو کیا گیا۔

افتتاحی اجلاس

حسب پروگرام جلسہ کا آغاز ٹھیک ساڑھے تین بجے سہ پہر لوائے احمدیت لہرانے کی تقریب سے ہوا۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مورخ احمدیت نے جماعت احمدیہ کا جھنڈا لہرایا اور مکرم امیر صاحب سویڈن نے سویڈن کا نیشنل جھنڈا لہرایا۔ اس موقع پر سویڈن کی سب سے زیادہ اشاعت والے اخبار GP کی نمائندہ اور فوٹو گرافر بھی موجود تھے۔

ہمارے جلسے کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور پھر نظم کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود کے موضوع پر حاضرین کو خطاب فرمایا۔ آپ کے بعد مکرم مقصود احمد باجوہ صاحب مربی سلسلہ ڈنمارک نے خدمت قرآن اور مکرم کمال یوسف صاحب مربی سلسلہ نے نظام خلافت کے موضوع پر تقاریر کیں اور مکرم طارق سلیم چوہان صاحب نے سویڈش میں تقریر کی اور آخر پر مہمان خصوصی مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے محاسن دین کے موضوع پر حاضرین سے خطاب کیا۔ تقاریر کا ساتھ ساتھ سویڈش زبان میں ترجمہ بھی حاضرین کے لئے پیش کیا جاتا رہا۔ پہلے اجلاس کے اختتام پر ایک بہت ہی دلچسپ مجلس سوال و جواب منعقد ہوئی جس میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے آسان الفاظ میں جوابات دئے۔

جلسہ کا دوسرا دن

ہمارے جلسے کے دوسرے دن کا آغاز باجماعت نماز تہجد سے ہوا جو خاکسار نے پڑھائی جس میں احباب کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ نماز فجر کے بعد مربی سلسلہ مکرم اخلاق احمد انجم صاحب نے درس ملفوظات دیا۔

دوسرے دن کا پہلا اجلاس حسب پروگرام ٹھیک ساڑھے دس بجے تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوا۔ یہ اجلاس مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ سویڈن کی زیر صدارت ہوا اور نظم کے بعد خاکسار نے سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر اور مکرم اخلاق احمد انجم صاحب مربی سلسلہ نے مذہبی رواداری کے موضوع پر تقاریر کیں اور آخر پر مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے ''دنیا کا امن دین حق سے وابستہ ہے'' کے موضوع پر بہت پر معارف خطاب فرمایا۔

ہمارے جلسے کے دوسرے دن کے دوسرے اجلاس کی صدارت مکرم مولانا کمال یوسف صاحب نے کی۔ یہ اجلاس مکمل طور پر سویڈش زبان میں تھا۔ تلاوت نظم کے بعد مکرم کمال یوسف صاحب نے سویڈش زبان میں جماعت احمدیہ کا تفصیلی تعارف کرایا۔ اس اجلاس میں سویڈن کی علمی اور سیاسی شخصیات بھی موجود تھیں۔ اس کے بعد محترمہ سعیدہ طارق صاحبہ (جو سویڈش ہیں) نے سویڈش زبان میں ''دین میں عورت کا مقام'' اور مکرم عبدالکریم لون صاحب نے ''جماعت احمدیہ کی خدمت انسانیت'' کے موضوع پر تقاریر کیں۔ ان تقاریر کے بعد مکرم ملک تسیم صاحب نے معزز مہمانوں کا تعارف کرایا جن میں خاص طور پر یورپین کمیونٹی کی کمیٹی کے وائس پریذیڈنٹ زوجر کیلف اور گوتھن برگ کے میئر قابل ذکر ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کئی پارلیمنٹ ممبر شامل تھے۔ اس موقعہ پر سویڈن کے وزیراعظم کا خیر سگالی کا پیغام بھی پڑھ کر سنایا گیا جو انہوں نے خاص طور پر ہمارے جلسہ کے لئے بھیجا تھا۔ اور اس کے علاوہ دو معروف سیاسی شخصیات کے بھی پیغامات پڑھ کر سنائے گئے۔ بعد ازاں معزز مہمانوں نے مختصراً شاندار الفاظ میں حضور انور اور جماعت احمدیہ کا ذکر کیا۔ اس موقع پر شہر کی پولیس کے چیف کو بھی دعوت دی گئی تھی جو کہ اس وقت جلسہ میں ملک سے باہر ہونے کی وجہ سے تشریف نہ لا سکے مگر جلسہ کے بعد خاص طور پر بیت الذکر تشریف لائے اور دعوت پر مکرم امیر صاحب کا شکریہ ادا کیا انہوں نے جماعت کا بہت ہی شاندار الفاظ میں ذکر کیا اور جماعت کے ساتھ اپنے ہر قسم کے تعاون کا یقین دلایا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مکرم امیر صاحب نے مہمانوں کو تحائف بھی پیش کئے۔ آخر پر مکرم امیر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا جس میں تمام شاملین کا شکریہ ادا کیا اور بہت سی دعاؤں کے ساتھ حاضرین کو رخصت کیا اور اس طرح الوداعی دعا کے ساتھ ہمارا یہ بابرکت جلسہ اختتام کو پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 25 اکتوبر 2002ء)

تعارف کتب

احمدی جنتری 2003ء

نام کتاب: احمدی جنتری 2003ء
مرتب: فخر الحق شمس
تعداد صفحات: 72
قیمت: 20 روپے
ناشر: یاسین پبلیکیشنز ربوہ

محترم میاں محمد یاسین صاحب تاجر کتب قادیان نے احمدی جنتری کو 1918ء میں قادیان سے جاری کیا تھا۔ یوں یہ جنتری اپنے 86 ویں سال میں داخل ہوگئی ہے۔ 1965ء میں میاں محمد یاسین صاحب کی وفات کے بعد آپ کے بیٹے حافظ نجیب الحق شمس صاحب نے اس کو جاری رکھا ان کی وفات کے بعد محمد یوسف صاحب نے 1990ء تک اور 1999ء تک شیخ عبدالماجد صاحب نے جنتری کو ترتیب دیا۔ 1999ء سے یہ کام مکرم فخر الحق شمس صاحب جو میاں محمد یاسین صاحب کے پوتے ہیں وہ بطریق احسن سرانجام دے رہے ہیں اور اس کو جدید تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔

زیر تبصرہ جنتری 2003ء خوبصورت ٹائٹل پیج کے ساتھ شائع ہوئی جس پر حضرت مسیح موعود کی تصویر کے ساتھ جلسہ سالانہ برطانیہ 2002ء کے موقع پر حضور انور اور بعض معززین کی تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ تعارفی نوٹ کے بعد حضور انور کے لئے دعا کی تحریک کی گئی ہے۔ قرآن مجید کے کامل دین ہونے پر دس دلیلیں، سیدنا حضرت مسیح موعود کے بارہ میں اظہار کی آراء اور آپ کی سیرت کے بعض پہلو بھی شامل اشاعت ہیں۔ حضرت مسیح موعود، حضرت خلیفہ اول، خلیفہ ثانی اور خلیفہ رابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض متبرک تحریرات جنتری کی زینت ہیں ماہانہ کیلنڈر، عیسوی، ہجری، ہجری شمسی اور بکری کے ساتھ ربوہ میں طلوع و غروب کے اوقات بھی درج کئے گئے ہیں۔ کیلنڈر کے ساتھ ساتھ بعض دعائیں اور مفید اقتباسات شائع کئے گئے ہیں۔

اسیر راہ مولیٰ مکرم محمد الیاس منیر صاحب مربی سلسلہ کی ''اسیری کی داستان'' کا ایک باب بھی زینت قرطاس ہے۔ قومی زبان اردو کے حروف تہجی کے بارہ میں ایک معلوماتی مضمون جنتری میں شامل کیا گیا ہے مفید معلومات اور کیلنڈر پر مشتمل جنتری 2003ء سے استفادہ ازدیاد علم کا باعث ہوگا۔

(ایم۔ ایم۔ طاہر)

ترجمہ: احمد مستنصر قمر صاحب

آرسنک اور خون کا کینسر

برطانیہ کے مشہور اخبار سنڈے ٹائمز کی 4 اپریل 2002ء کی اشاعت میں آرسنک کے فوائد پر چھپنے والے ایک مضمون میں مصنف ڈاکٹر تامس سٹٹ فورڈ نے نہایت عمدہ تحقیق پیش کی ہے۔ ان کے مطابق یورپی کمیشن نے حال ہی میں ایک کمپنی C.T.U.K کو Trisenox نام کی دوائی مارکیٹ میں فروخت کرنے کی اجازت دی ہے۔ کیمیائی لحاظ سے یہ دوائی آرسنک ٹرائی آکسائیڈ کہلاتی ہے۔ تحقیق کے مطابق یہ خون کے کینسر کی بعض نہایت مہلک قسموں میں مفید پائی گئی ہے۔ یہ دوائی امریکہ میں دسمبر 2000ء سے فروخت ہو رہی ہے۔ اس کے معمولی مضر اثرات بھی سامنے آئے ہیں لیکن ان کے مقابلے میں اس کی افادیت اس قدر زیادہ ہے کہ امریکہ اور یورپ کے اکثر ملکوں میں اس کی فروخت کی اجازت دے دی گئی ہے۔

سب سے پہلے چینی ڈاکٹروں نے 1930ء میں اس دوائی کو خون کے کینسر کے علاج کے لئے استعمال کرنا شروع کیا تھا۔ کینسر کی دیگر قسموں میں بھی اسے قدرے مفید پایا گیا ہے۔ حالیہ تحقیقات سے آرسنک کے جو فوائد منظر عام پر آئے ہیں وہ یقیناً حیران کن ہیں۔

مزید معلومات کے لئے وزٹ کریں:

www.sunday_times.co.uk

مختار نامے کا تعارف ' اہمیت اور لوازمات

ہر پاکستانی شہری اس شخص کو مختار نامہ دے سکتا ہے جو عاقل اور بالغ ہے

عام حالات میں کوئی قانونی عمل یا قانونی ذمے داری انجام دینے کے لئے ضروری ہے کہ وہ کام یا تو خود انجام دیا جائے یا اگر وہ شخص خود انجام نہ دے سکتا ہو تو کسی دوسرے شخص کو اختیار دے کر وہ کام کروا سکتا ہے۔ اول الذکر صورت میں اختیار دینے والے شخص کو مختار کنندہ یعنی پرنسپل (Principal) کہتے ہیں اور جس شخص کو یہ اختیار دیا جاتا ہے اسے مختار (Attorney) کہا جاتا ہے۔ اختیار دینے والا اپنے مختار کو نہ صرف مقدمات کی پیروی بلکہ ان کے تصفیے یا راضی نامے (Compromises) کا بھی اختیار دے سکتا ہے' جس کے تحت مختار دوران مقدمہ جملہ امور کا تصفیہ کر سکتا ہے۔ ایسی صورت میں مختار کی طرف سے کیا گیا ہر عمل اختیار دینے والے کو اسی طرح پابند کرتا ہے گویا وہ عمل اس نے خود انجام دیا ہو۔ عام طور پر اس کی دو قسمیں ہیں۔

1۔ مختار نامۂ عام (General Power of Attorney)

2۔ مختار نامۂ خاص (Special Power of Attorney)

مختار نامۂ عام: اس کا مطلب یہ ہے کہ مختار کنندہ مختار نامے میں درج تمام امور انجام دے سکتا ہے اور اس کا ہر عمل مختار کنندہ پر لاگو (Binding) ہوگا۔

مختار نامۂ خاص: اس میں مختار صرف اسی مخصوص امر یا کام کو انجام دے سکتا ہے جس کی تصریح مختار نامے میں کی گئی ہو۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ کسی دوسرے شخص کو دیا گیا اختیار یعنی Power of Attorney خواہ وہ خاص ہو یا عام' دونوں صورتوں میں اس کا تحریری شکل میں ہونا لازمی ہے۔ اور یہ اختیار کسی دوسرے شخص کو زبانی طور پر نہیں دیا جا سکتا۔ البتہ اگر دستاویز یعنی (Power of Attorney) میں کسی غیر منقولہ جائیداد (Immovable Property) کو فروخت کرنے یا رہن رکھنے کا اختیار دیا گیا ہو تو ایسی دستاویز کو زیر دفعہ 17 رجسٹریشن ایکٹ مجریہ 1908ء رجسٹر ہونا لازمی ہے۔

مختار نامے کی دستاویزات پر اسٹامپ

1۔ اگر مختار نامہ عام میں جائیداد کی بیع کرنے یا کسی بھی طرح سے منتقل کرنے کا اختیار بھی شامل ہو تو یہ دستاویز ہر صوبے میں مختلف مالیت کے اسٹامپ پر تحریر ہوگی جو صوبہ پنجاب کی حد تک 1000 روپے' صوبہ سندھ میں 500 روپے' صوبہ بلوچستان میں 3000 روپے صوبہ سرحد میں 750 روپے تک اور اسلام آباد میں 25 روپے ہے۔ مزید برآں اس پر 4 روپے کا نوٹری ٹکٹ چسپاں کرنا بھی ضروری ہے۔

2۔ اگر مختار نامہ کسی عدالت میں مخصوص کام کے لئے زیر سماعت مقدمے کی پیروی سے متعلق ہو تو اسے مختار نامۂ خاص کہیں گے جو صوبہ پنجاب کی حد تک 500 روپے' صوبہ سندھ میں 200 روپے' صوبہ بلوچستان میں 1000 اور صوبہ سرحد میں 10 روپے کے اسٹامپ پر تحریر ہوگا' جس کی تصدیق یا تو نوٹری پبلک سے یا اسی عدالت سے کروائی جا سکتی ہے۔ اگر مختار نامہ نوٹری پبلک یا مجسٹریٹ سے تصدیق کرنا مقصود ہو تو اس پر 4 روپے کا نوٹری ٹکٹ چسپاں کرنا ضروری ہے۔

مختار نامے کے صحیح ہونے کا قیاس

قانون شہادت آرڈر مجریہ 1984ء کے آرٹیکل 95 کے تحت ایسی دستاویز جس کو مختار نامہ کے طور پر تحریر کیا گیا ہو اور وہ کسی نوٹری پبلک' عدالت' جج' مجسٹریٹ' سفارت خانے یا قونصلیٹ یا وفاقی حکومت کے مقرر کردہ نمائندہ سے تصدیق شدہ ہو تو اسے درست سمجھا جاتا ہے۔

مختار نامے کے ضروری لوازمات

ہر پاکستانی شہری جو عاقل' بالغ ہو اور قانون معاہدہ (Law of Contract) کے تحت معاہدہ کرنے کا مجاز ہو' چاہے ملک میں یا ملک سے باہر قیام پذیر ہو' ہر اس شخص کو مختار نامہ دے سکتا ہے جو خود معاہدہ کرنے کا اہل ہو یعنی قانون کی نظر میں عاقل اور بالغ ہو۔ کیوں کہ اس کی قانونی حیثیت ایک معاہدے کی سی ہوتی ہے۔ تاہم اگر یہ مختار نامہ ملک سے باہر دیا گیا ہو تو اس ملک میں واقع پاکستانی سفارت خانے یا قونصلیٹ کا مجاز افسر اس کی تصدیق کرے گا۔ اگر مختار نامے میں کسی جائیداد کے کسی حق کو منتقل کرنے کا اختیار بھی دیا گیا ہو تو اس کو پاکستان میں واقع رجسٹرار کے پاس وصولی کے 4 ماہ کے اندر رجسٹریشن ایکٹ مجریہ 1908ء کے تحت رجسٹر کرانا ضروری ہے۔ بصورت دیگر اس کو ہرجانہ کے ساتھ رجسٹرڈ کرانا پڑے گا۔

دیوانی مقدمات کی پیروی

بذریعہ مختار نامہ

ضابطہ دیوانی مجریہ 1908ء (Civil Procedure Code) کے آرڈر 3 رول نمبر 1' 2' 3 اور 6 کے تحت دیوانی مقدمات کی پیروی بھی بذریعہ مختار نامہ ہو سکتی ہے۔ مثلاً:

رول نمبر 1: عدالت میں حاضری دینا' درخواست دینا یا کارروائی مقدمہ کے سلسلے میں کوئی قدم اٹھانا بشرطیکہ خود قانون میں اس کے خلاف کوئی صراحت موجود نہ ہو۔

رول نمبر 2: دیوانی مقدمات میں مختار ہر وہ عمل کر سکتا ہے جو فریق مقدمہ خود کر سکتا ہے۔

رول نمبر 3: اس سلسلے میں ایک مختار پر عدالتی سمن کی تعمیل بھی اسی طرح سمجھی جائے گی' جیسا کہ خود فریق مقدمہ پر ہوتی ہے۔

رول نمبر 6: ان تمام امور کی انجام دہی کے لئے کوئی عدالت اس وقت تک کسی کو مختار تسلیم نہیں کرے گی جب تک اس کے پاس تحریری مختار نامہ موجود نہ ہو۔

اختیار دہندہ اور مختار کی دیوانی

اور فوجداری ذمے داری

(1) اختیار دہندہ کی دیوانی ذمے داری (Civil Liability of Principal)

اگر مختار نامے میں دیئے گئے امور کی انجام دہی کے دوران کسی تیسرے فریق کو کوئی نقصان ہو جائے تو اختیار دہندہ اس کا ذمے دار ہوگا بشرطیکہ اس عمل کی مختار نامے میں اجازت دی گئی ہو۔

(2) مختار کی دیوانی ذمے داری (Civil Liability of Attorney)

اگر کوئی مختار یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کا مختار نامہ منسوخ ہو چکا ہے یا کسی دیگر وجہ سے مثلاً اختیار دہندہ کے دیوالیہ ہونے' پاگل (Lunatic) ہونے یا موت کے باعث منسوخ ہو چکا ہے تو وہ مختار تمام معاہدہ جات/نقصان کا ذاتی طور پر ذمے دار ہوگا۔ البتہ اگر وہ نیک نیتی سے کوئی معاہدہ کرتا ہے جس کا تیسرے فریق کو علم نہ ہو تو ایسی صورت میں مختار (Attorney) ذمے دار نہ ہوگا تاہم تیسرا فریق اگر مختار نامے کی منسوخی کے بارے میں باخبر تھا یا اس کے علم میں تھا تو ایسی صورت میں مختار نقصان کا ذمہ دار نہ ہوگا بلکہ مختار دہندہ ذمے دار ہوگا۔

اختیار دہندہ اور مختار کی

فوجداری ذمے داری

(1) اختیار دہندہ کی فوجداری ذمے داری (Criminal Liability)

عام حالات میں اختیار دہندہ اپنے مختار کے فوجداری جرم کے ارتکاب کا ذمہ دار نہیں ہوتا۔

مختار کی فوجداری ذمے داری

(Criminal Liability of Attorney)

اگر مختار کسی ایسے امور میں جس کے متعلق اسے اجازت دی گئی ہو یا کسی جائیداد جو اس کو مختار نامے کے تحت سپرد کی گئی ہو' بددیانتی کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے خلاف تعزیرات پاکستان (P.P.C) مجریہ 1860ء کی دفعہ 409 کے تحت سزا دی جا سکتی ہے۔

منسوخی مختار نامہ

(1) مختار نامہ چاہے عام ہو یا خاص' مختار کنندہ اسے کسی بھی وقت منسوخ کر سکتا ہے یا مختار کنندہ کی موت کی صورت میں یہ خود بہ خود منسوخ ہو جاتا ہے۔ اول الذکر صورت میں رجسٹرار کے پاس اس کی منسوخی درج کرائی جائے گی اور ساتھ ہی اخبار میں منسوخی کا اشتہار دینا بھی ضروری ہے۔

2۔ بصورت دیگر جس مقصد کے لئے جاری کیا گیا ہے اس مقصد کے ختم ہونے پر از خود ختم ہو جاتا ہے۔ جہاں ایک سے زائد آدمی مقرر ہوئے ہوں ان میں سے ایک کی موت کی صورت میں دوسرا شریک آدمی مختار نامہ استعمال نہیں کر سکتا' یا مختار کی کسی ایسی ذمہ داری/بار (Charge) سے جس کی بناء پر وہ مختار نامہ میں دیے گئے امور پر مزید کام نہ کر سکتا ہو' یا وہ ایجنٹ اس کے لئے مزید کام نہ کر سکتا ہو مثلاً مختار دہندہ کی موت' پاگل پن (Lunacy) یا دیوالیہ ہونے کی وجہ سے۔

نمونہ برائے مختار نامہ

میں .... ولد .... ساکن ....

تحصیل .... ضلع .... کا ہوں میری ملکیتی جائیداد .... واقع ہے۔ میں نے ہمراہ مسمی .... ولد .... ذات .... ساکن .... کے بعوض مبلغ .... روپیہ کیا ہے اور من مظہر خود بوجہ (ضعیف العمری' ملازمت یا جو وجہ ہو) .... مقام جائیداد اور مندرجہ بالا رجسٹری کرانے سے معذور ہے۔ اس لئے اپنی طرف سے مسمی .... ولد .... ساکن .... اپنے نزدیکی رشتے دار کو مختار خاص مقرر کر کے اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مختار کو یہ اختیار ہوگا کہ میری طرف سے بیع نامہ کر دے اور اس پر میری طرف سے دستخط کر دے اور مشتری سے رقم وصول کر لے۔ یہ مختار نامۂ خاص تحریر کر دیتا ہوں' تا کہ سند رہے۔ المرقوم

تاریخ ....

گواہ شد .... العبد .... گواہ شد ....

نوٹ: اگر رہن نامہ ہوگا تو بجائے لفظ بیع کے راہن اور مشتری کے مرتہن دستاویز میں درج کرنا ہوگا۔

مزید معلومات کے لئے حسب ذیل پتے پر رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

ریسرچ آفیسر -II
پاکستان لاء کمیشن
فون نمبر 051-9209412, 9220483
فیکس نمبر 051-9214416
ای میل pklawcom@isb.paknet.com.pk

(جنگ سنڈے میگزین 22 دسمبر 2002ء)

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نکاح و شادی

مکرم شبیر احمد ثاقب صاحب استاذ جامعہ احمدیہ تحریر کرتے ہیں کہ مکرم جاوید اقبال انجم صاحب ناظم انصاراللہ ضلع گوجرانوالہ کی بیٹی مکرم تنزیلہ انجم صاحبہ کا نکاح مکرم محترم مولانا مبشر احمد صاحب کاہلوں ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مکرم لقمان احمد سلطان صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم سلطان احمد صاحب مغل پورہ لاہور کے ساتھ بیس ہزار روپے حق مہر پر 28 دسمبر 2002ء کو پڑھا۔ رخصتی کے موقعہ پر مکرم عبدالقدیر قمر صاحب مربی سلسلہ (تبشیر) نے دعا کرائی۔ اگلے روز مکرم سلطان احمد صاحب نے لاہور میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ تنزیلہ انجم مکرم ڈاکٹر لطیف احمد صاحب بدوملہی کی نواسی ہیں۔ احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم داؤد احمد منیب صاحب مربی سلسلہ چونی ضلع قصور کو مورخہ 21 جنوری 2003ء کو بیٹے سے نوازا ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کا نام فواد احمد عطا فرمایا ہے یہ بیٹا وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ بچہ مکرم عطاء اللہ صاحب سابق مینیجر سندھ جننگ اینڈ پریسنگ فیکٹری کنری کا نواسہ اور مکرم شریف احمد صاحب سندھو دارالعلوم جنوبی ربوہ کا پوتا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک لائق اور صحت اور لمبی عمر والا مخلص خادم دین بنائے۔

مکرم محمد احمد ظفر صاحب کارکن نظارت امور عامہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے چھوٹے بھائی مکرم محمد منور ظفر صاحب آف احمد نگر ربوہ حال ٹورانٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے ایک بیٹے اور ایک بیٹی کے بعد 31 جنوری 2003ء کو دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ حضور انور نے ازراہ شفقت بچی کا نام "امۃ النور" عطا فرمایا ہے۔ یہ بچی مکرم ماسٹر محمد عیسیٰ ظفر صاحب مرحوم آف احمد نگر کی پوتی اور مکرم سلطان محمود صاحب دارالیمن وسطی ربوہ کی نواسی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو خادمہ دین باعمر اور خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

سکالرشپ برائے اعلیٰ تعلیم

UNU یونیورسٹی جاپان اور Kwangju انسٹی ٹیوٹ آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی (K-JIST) جنوبی کوریا نے باہمی اشتراک سے مندرجہ ذیل مضامین میں دو سالہ ماسٹرز اور چار سالہ ڈاکٹریٹ کیلئے وظائف دینے کا اعلان کیا ہے۔

1- انفارمیشن اینڈ کمیونیکیشن 2- میٹریل سائنس اور انجینئرنگ 3- میکاٹرانکس 4- ماحولیاتی سائنس وانجینئرنگ 5- لائف (Life) سائنس

یہ سکالرشپ ٹیوشن فیس / رہائش اخراجات ٹکٹ جہاز وغیرہ اور ماہانہ الاؤنس پر مشتمل ہوگا۔ داخلہ کی بنیادی شرائط میں TOEFL یا IELTS کا امتحان دیا ہونا لازمی ہے۔ مزید معلومات کیلئے انٹرنیٹ کی اس سائٹ سے معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں:-

www unu.edu/capacty building /k-JIST-html,

(نظارت تعلیم)

نکاح و شادی

مکرمہ نائلہ تنویر صاحبہ بنت مکرم ہومیو ڈاکٹر بشیر حسین تنویر صاحب سیکرٹری وقف نو جماعت احمدیہ فیصل آباد کی تقریب رخصتانہ جمعۃ المبارک 10 جنوری 2003ء کو مسعود آباد فیصل آباد میں منعقد ہوئی۔ اسی روز بعد نماز جمعہ مکرم شیخ مظفر احمد ظفر صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع فیصل آباد نے ان کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرم کلیم احمد صاحب ابن مکرم چوہدری احسان علی صاحب آف گوٹھ فتح پور (شہداد پور) ضلع سانگھڑ بعوض ستر ہزار روپے حق مہر پر کیا اور دعا کروائی۔ مکرم چوہدری فرزند علی صاحب صدر جماعت احمدیہ گوٹھ فتح پور ضلع سانگھڑ دولہا کے دادا اور دلہن کے نانا ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین اور احمدیت کے لئے بابرکت بنائے اور ثمرات حسنہ سے نوازے۔

نکاح

مکرم منصور احمد صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ حیدرآباد تحریر کرتے ہیں کہ میرے بھانجے مکرم احسن احمد قائد مجلس کوٹری ابن مکرم حمید احمد صاحب ساکن کوٹری کا نکاح مکرمہ مشرہ صاحبہ بنت مکرم نیاز علی صاحب ساکن لطیف آباد سے ایک لاکھ روپے حق مہر پر مکرم طارق محمود صاحب ظفر مربی ضلع حیدرآباد نے مورخہ 20 دسمبر 2002ء کو بیت الظفر حیدرآباد میں پڑھا۔ مکرم احسن احمد صاحب چوہدری محمد خان صاحب مرحوم آف نبی سرروڈ کے پوتے اور چوہدری شریف احمد صاحب کاہلوں مرحوم آف حیدرآباد کے نواسے ہیں۔ دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں کیلئے اور جماعت کیلئے بہت بابرکت فرمائے۔

نکاح و تقریب شادی

مکرم شکیل احمد قمر صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ میرے بڑے بھائی مکرم نسیم احمد شہزاد صاحب ابن مکرم مرزا البشیر احمد صاحب ہڈیارہ ضلع لاہور کا نکاح ہمراہ مکرمہ عظمیٰ نذیر صاحبہ بنت مکرم شیخ نذیر احمد صاحب مرحوم بحق مہر پچاس ہزار روپے مورخہ 22 دسمبر 2002ء کو بیت الذکر اوکاڑہ شہر میں مکرم محمد اقبال عابد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھا۔ مورخہ 5 جنوری 2003ء کو شادی کی تقریب منعقد ہوئی۔ اگلے روز 6 جنوری کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

اعلان دارالقضاء

(محترمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ وغیرہ بابت ترکہ مکرم نواب عباس احمد خان صاحب)

محترمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ وغیرہ (ورثاء مکرم نواب عباس احمد خان صاحب) ساکنان 44-بی میراں خان روڈ۔ سینٹ جانز پارک لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ مکرم نواب عباس احمد خان صاحب ابن مکرم نواب محمد عبداللہ خان صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ قطعہ نمبر 3/1 دارالصدر ربوہ (کل رقبہ 6 کنال دو مرلے 136 مربع فٹ میں سے) رقبہ 3 کنال 15 مرلہ 136 مربع فٹ ان کے نام بطور مقاطعہ گیر منتقل کردہ ہے۔ ان کا یہ رقبہ ہم تمام ورثاء کے نام منتقل کر دیا جائے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:-

(1) محترمہ امۃ الباری بیگم صاحبہ (بیوہ)
(2) مکرم جعفر احمد خان صاحب (پسر)
(3) مکرم فاروق احمد خان صاحب (پسر)
(4) محترمہ منصورہ باسمہ صاحبہ (دختر)
(5) مکرم سلمان احمد خان صاحب (پسر)
(6) مکرم فرخ احمد خان صاحب (پسر)
(7) مکرم انصر الیاس احمد خان صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دورہ نمائندہ الفضل

ادارہ الفضل مکرم منور احمد بجہ صاحب کو بطور نمائندہ مینیجر الفضل مندرجہ ذیل مقاصد کے لئے ضلع کراچی میں بھیج رہا ہے۔

1- توسیع اشاعت الفضل۔
2- وصولی چندہ الفضل و بقایات جات۔
3- ترغیب برائے اشتہارات

(مینیجر الفضل)

درخواست دعا

مکرم طارق محمود ظفر صاحب مربی ضلع حیدرآباد اطلاع دیتے ہیں کہ مکرم سہیل احمد شہزاد صاحب مربی سلسلہ گاڑی کھاتہ حیدرآباد شہر کو ایک ایکسیڈنٹ کے نتیجہ میں سر پر چوٹیں آئی ہیں متاثرہ حصہ کا نیورو سرجن نے آپریشن کیا ہے۔ خدا کے فضل سے بحالی بڑی تیزی سے ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی اور ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رہنے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سید شاہد احمد شاہ صاحب کارکن نظارت امور خارجہ لکھتے ہیں کہ خاکسار کی خالہ مکرم بشریٰ کریم صاحبہ آف کوئٹہ اہلیہ مکرم محمد عبدالکریم غازی صاحب مرحوم کا اسلام آباد میں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا ہے احباب جماعت سے آپریشن کے بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار کی دوسری خالہ رابعہ اعجاز صاحبہ اہلیہ مکرم ملک اعجاز احمد صاحب آف کوئٹہ بھی آجکل پتے میں تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے ان کی بھی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ آمین

ویکسین اور Booster Dose

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 8 فروری 2003 بروز ہفتہ بوقت 00-9 بجے صبح تا 00-4 بجے شام ہیپاٹائٹس بی سے بچاؤ کے لئے انجکشن لگائے جا رہے ہیں۔ اس کے علاوہ پچھلے سال جنوری 2002ء کو لگنے والی ویکسین کی Booster Dose بھی لگائی جا رہی ہے۔ اگر Booster Dose آخری ٹیکہ نہ لگوایا گیا تو پچھلے تمام ٹیکوں کا اثر زائل ہو جائے گا۔ احباب استفادہ کے لئے تشریف لائیں اور مزید معلومات کے لئے استقبالیہ فضل عمر ہسپتال سے رابطہ کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

بقیہ صفحہ 2

ہم نے محسوس کیا کہ اس طرح ہم ہر ضرورت مند کی ضرورت پوری نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ پھر ہم نے جرمن طرز کا کھانا بنانا شروع کر دیا۔ ان کی محنت کا اندازہ اس سے کیا جا سکتا ہے کہ صرف سات کارکن ایک ہزار کے قریب سیلاب زدہ جرمنوں کو کھانا کھلانے پر مامور تھے۔"

(Spiegel Sep.2002)

(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی۔ اکتوبر/نومبر 2002ء)

عطیہ خون - خدمت خلق کا بہترین ذریعہ ہے

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	6فروری	زوال آفتاب	: 12-23
جمعرات	6فروری	غروب آفتاب	: 5-49
جمعہ	7فروری	طلوع فجر	: 5-32
جمعہ	7فروری	طلوع آفتاب	: 6-56

اطالوی سفیر کی دفتر خارجہ میں طلبی پاکستان کی حکومت نے روم سے 28پاکستانیوں کی گرفتاری کے واقعہ پر اٹلی کے سفیر کو طلب کر کے احتجاج کیا ہے کہ ان پاکستانیوں کا دہشت گردی سے کوئی تعلق نہیں- اس کے باوجود اطالوی میڈیا بغیر ثبوت کے اس معاملہ کو اچھال رہا ہے- جس پر اٹلی کے سفیر نے یقین دہانی کرائی کہ وہ ان خدشات کو اپنی حکومت تک پہنچا دیں گے اور معاملہ جلد حل کرنے کی کوشش کرینگے-

کراچی میں بم دھماکہ کراچی کے علاقے فرئر میں پی ایس او ہاؤس کے سامنے پارکنگ میں موٹر سائیکل میں نصب بم کے زبردست دھماکے میں ایک شخص ہلاک اور ہیڈ کانسٹیبل سمیت تین زخمی ہوگئے-

امریکہ بھارت کو ایف 16 دینے پر تیار

امریکہ نے بھارت کو ایف 16 لڑاکا طیاروں کے علاوہ سی 130 ٹرانسپورٹ طیارے اور تربیتی مقاصد کیلئے استعمال ہونے والے ٹی50طیارے فراہم کرنے کی پیشکش کی ہے- امریکہ دیگر ساز وسامان، فاضل پرزے اور ٹیکنالوجی فراہم کرنے پر بھی تیار ہے- یہ پیشکش امریکہ کے فوجی ہوابازی کے ادارے لاک ہیڈ مارٹن ایرو ناٹکس نے کی ہے-

روس کے ساتھ نتیجہ خیز تعلقات چاہتے ہیں

صدر جنرل مشرف نے اپنے روس کے دورے کے دوران تیل، گیس، خلا اور دیگر شعبوں میں تعاون پر بات چیت کی ہے- ان کے دورے سے پاک روس تعلقات کے نئے دور کا آغاز ہوگا- ماسکو کے سفارتی اور صحافتی حلقوں نے اس دورے کو بڑی اہمیت دی ہے- روسی خبر رساں ادارے کو انٹرویو دیتے ہوئے صدر مشرف نے کہا کہ روس کے ساتھ نتیجہ خیز تعلقات چاہتے ہیں-

پاک روس تعلقات سے خطے میں کشیدگی کم ہوگی

چین نے صدر مشرف کے دورہ روس کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے خطے میں امن وترقی کو فروغ حاصل ہوگا- بیجنگ حکومت کے ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور روس دونوں چین کے دوست ہیں اور ہماری حکومت چاہتی ہے کہ دوستی مزید مضبوط ہو- ترجمان نے کہا کہ پاکستان اور روس کے اچھے تعلقات سے علاقے میں کشیدگی ختم ہوجائے گی-

بھارتی حکومت اور انتہا پسند تنظیموں کے خلاف جدوجہد

بھارت کی اعتدال پسند سیاسی جماعتوں نے بھارتی حکومت اور انتہا پسند تنظیموں کے خلاف مشترکہ جدوجہد کا اعلان کر دیا اور اس سلسلے میں عوامی یکجہتی کونسل بنائی گئی ہے- جو حکومت اور دیگر انتہا پسند لیڈروں کے رویے کے خلاف ملک گیر تحریک چلائے گی-

پنجاب کو 34 فیصد کم پانی ملا صوبائی حکومت نے کہا ہے کہ پنجاب کو گندم کی فصل کیلئے پانی انڈس ریور سسٹم اتھارٹی کے فیصلے کے مطابق ضرورت سے 34 فیصد کم ملا ہے-

بھارت حریت کانفرنس سے مذاکرات پر تیار

بھارتی حکومت حریت کانفرنس سمیت کشمیری رہنماؤں کے ساتھ مذاکرات کیلئے تیار ہے کے سی پنت کو مذاکرات کیلئے نامزد کر دیا گیا ہے- ان مذاکرات کو کشمیر مشن کا نام دیا گیا ہے-

تخریب کاروں کی گرفتاری کا فیصلہ حکومت پاکستان نے گیس پائپ لائن پر حملے کرنے والے تخریب کاروں کی گرفتاری کا فیصلہ کیا ہے- اور بگٹی قبیلہ کے سربراہ نواب اکبر بگٹی سے بھی کہا ہے کہ وہ مسئلہ کے حل کیلئے متعلقہ گیس کمپنی سے مذاکرات کیلئے دس روز کے اندر اندر اپنے تین نمائندے مقرر کر دیں- وزیراعظم پاکستان جمالی کی صدارت میں اعلیٰ سطحی اجلاس میں فیصلہ کیا گیا کہ اگر گیس پائپ لائنوں یا گیس کی سپلائی کو دوبارہ متاثر کرنے کی کوشش کی گئی تو وفاقی اور صوبائی حکومتیں بھرپور کارروائی کریں گی- اور کسی بھی شخص یا گروہ کو قومی تنصیبات کو نقصان پہنچانے کی اجازت نہیں دی جائے گی-

امریکی شٹل کولمبیا کے تباہ ہونے کی تحقیقات

امریکہ کی تباہ ہونے والی خلائی شٹل کولمبیا کے ملبے کے ٹکڑے جمع کرنے کا کام پوری رفتار سے جاری ہے اور ایک حد تک کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ ناسا نے انکشاف کیا ہے کہ خلائی شٹل کے بائیں حصے کا درجہ حرارت اچانک بڑھا جس کے فوراً بعد کولمبیا ٹکڑے ٹکڑے ہوگئی- اس کی وجہ حرارت جذب کرنے والی ایک ٹائل کا اکھڑ جانا ہو سکتی ہے لیکن محض ایک ٹائل کے گرنے سے شٹل تباہی سے دوچار نہیں ہوسکتی- حادثے کی اس پہلو سے بھی تحقیقات کر رہے ہیں-

امریکی جارحیت کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہیں

شمالی کوریا نے کہا ہے کہ ہمارے عوام اور افواج امریکہ کی کسی بھی کارروائی کا مقابلہ کرنے کیلئے پوری طرح تیار ہیں- ریڈیو پیانگ یانگ نے فوجی عہدیدار کے حوالے سے کہا کہ شمالی کوریا کسی بھی ممکنہ کارروائی کا مقابلہ کرنے کیلئے تیار ہے- شمالی کوریا کے رہنما کم جانگ II نے کہا ہے کہ ہم جیتیں گے کیونکہ ہمارے سپاہیوں اور عوام کی اپنی قسمت اور مستقبل پر پورا بھروسہ ہے- یاد رہے کہ شمالی کوریا نے امریکہ کے ساتھ ایٹمی ٹیکنالوجی پر اپنے حالیہ تنازعہ میں سخت موقف اختیار کر رکھا ہے-

پاک چین دوستی بھرپور اعتماد پر استوار ہے

وزیراعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ پاک چین دوستی محبت کے لازوال رشتے میں منسلک ہے اور یہ دوستی صرف حکومتوں کی سطح پر ہی نہیں بلکہ براہ راست دونوں ملکوں کے عوام کے مابین بھرپور اعتماد پر استوار ہے-

8واں کرکٹ ورلڈکپ
2003ء کا شیڈیول

8واں کرکٹ ورلڈ کپ 2003ء مورخہ 9فروری بروز اتوار ساؤتھ افریقہ میں شروع ہو رہا ہے- پاکستان ٹیلی ویژن سمیت ملکی اور غیر ملکی چینلز اس کی بھرپور براہ راست کوریج دیں گے- پول اے میں پاکستان سے متعلقہ شیڈیول درج ذیل ہے-

11فروری 2003ء	پاکستان بمقابلہ آسٹریلیا
17فروری 2003ء	پاکستان بمقابلہ نمیبیا
22فروری 2003ء	پاکستان بمقابلہ انگلینڈ
25فروری 2003ء	پاکستان بمقابلہ ہالینڈ
یکم مارچ 2003ء	پاکستان بمقابلہ بھارت
4مارچ 2003ء	پاکستان بمقابلہ زمبابوے

پول اے	پول بی
پاکستان	ساؤتھ افریقہ
آسٹریلیا	سری لنکا
انگلینڈ	ویسٹ انڈیز
بھارت	نیوزی لینڈ
زمبابوے	کینیا
نمیبیا	بنگلہ دیش
ہالینڈ	کینیڈا

مرسڈیز بینز ویگن کرایہ پر دستیاب ہے
سیر و تفریح، شادی بیاہ و دیگر ضروریات کیلئے 14 سیٹر مرسڈیز ویگن مناسب کرایہ پر دستیاب ہے- رابطہ حنیف چوہدری لاہور
فون:6661244 موبائل:03334257709

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/600 روپے
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH: 04524-212434, FAX: 213966

چاندی میں الیس اللہ کی نئی انگوٹھیوں کی نادر ورائٹی
فرحت علی جیولرز اینڈ
زری ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ
فون 213158

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ: رانا مدثر احمد / طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

احمد کیٹرنگ اینڈ ٹینٹ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائیرز
شادی بیاہ پارٹی اور ہر قسم کے فنکشنز کیلئے ہمارے پاس تشریف لائیں-
فون:5832655 موبائل:0303-7558315
172-173 بینک سکوائر مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور

معیاری ہومیوپیتھک ادویات
مناسب قیمت پر دستیاب ہیں
کیور ویل میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 04524-213156 فیکس 212299

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29

قائم شدہ 1952
خداتعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
شریف جیولرز ربوہ
★ ریلوے روڈ فون- 214750
★ اقصیٰ روڈ فون- 212515
SHARIF JEWELLERS